العقیدۃ الاسلامیۃ عن سیدنا معاویۃ
المعروف بہ
ہمارے
سیدنا امیر معاویہ
مؤلف
سید شاہ گلزار اسمٰعیل واسطی قادری رزاقی اسمٰعیلی
ناشر: آل انڈیا بزم گلزار ملت

باسمہ تعالی وتقدس

محبوب سرور دوجہاں، کاتب وحی، عاشق اہل بیت اطہار: حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کی حیات مبارکہ کے متعلق مختصر ومدلل تحریر

العقیدۃ الاسلامیۃ عن سیدنا معاویہ

المعروف بہ

ھمارے سیدنا امیر معاویہ

مؤلف

حضرت علامہ سید شاہ گلزار اسمٰعیل واسطی غفرلہ

ناشر

آل انڈیا بزم گلزار ملت

کتاب کا نام	:	ہمارے سیدنا امیر معاویہ (قدس سرہ)
مؤلف	:	حضرت علامہ سید شاہ گلزار اسمٰعیل واسطی غفرلہ
کمپوزنگ	:	سہیل سعدی اسمٰعیلی
تعداد	:	گیارہ سو (۱۱۰۰)
سن اشاعت	:	۲۰۲۳ء عیسوی بموقع ۲۸۰ واں عرس اسمٰعیلی
صفحات	:	۳۰
ناشر	:	آل انڈیا بزم گلزار ملت

ملنے کے پتے

نور الاولیاء لائبریری الجامعۃ الاسمٰعیلیۃ مسولی شریف بارہ بنکی

مکتبہ اسمٰعیلیہ نزد باب اسمٰعیل درگاہ مسولی شریف

جامعہ غریب نواز سرائے شیخ سترکھ روڈ چنہٹ لکھنؤ

رابطہ نمبر

+91 8756520077

شرف انتساب

آقائے نامدار، مدینے کے تاجدار، دونوں عالم کے مالک و مختار حضور احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرابت دار، برادر نسبتی، کاتب وحی، امین اسرار الٰہی، فقیہ و مجتہد، عظیم صحابی اور بشارت یافتہ حکمران، امیر المومنین حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حضور پیش ہے۔

جو شجاعت و بہادری، عاجزی و انکساری، حلم و بردباری، مساوات پسندی، عشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں یکتائے روزگار تھے، جن کے فضائل و مناقب پیش کرنے کی سعادت حاصل ہو رہی ہے۔

گر قبول افتد زہے عزو شرف

جاروب کش بارگاہ سرکار مسولی

سید گلزار اسمٰعیل واسطی غفرلہ

صحابی کی تعریف

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قرآن مجید فرقان حمید میں ارشاد خداوندی ہے " **لا یستوی منکم من انفق من قبل الفتح و قاتل، اولئک اعظم درجۃ من الذین انفقوا من بعد وقاتلوا وکلا وعداللہ الحسنی واللہ بما تعملون خبیر** " یعنی تم میں برابر نہیں وہ جنہوں نے فتح مکہ سے پہلے خرچ اور جہاد کیا، وہ مرتبے میں ان سے بڑے ہیں جنہوں نے بعد فتح کے خرچ اور جہاد کیا اور ان سب سے اللہ جنت کا وعدہ فرما چکا اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔ (ترجمۂ کنز الایمان)

اس آیت کریمہ میں **وکلا وعداللہ الحسنی** کے تحت شیخ صاوی مالکی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں: معنی یہ ہے کہ وہ تمام صحابۂ کرام جو فتح مکہ سے پہلے ایمان لائے اور راہ خدا میں خرچ کیا اور جنہوں نے فتح مکہ کے بعد ایمان لا کر راہ خدا میں خرچ کیا اللہ تعالی نے ان تمام سے **حسنی** یعنی جنت کا وعدہ فرما لیا ہے۔
(تفسیر صاوی، جلد ۶، صفحہ ۲۱۰۴)

حضرت علامہ فہامہ حافظ ابن حجر عسقلانی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں:
"**الصحابی من لقی النبی** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **مومنا بہ ثم مات علی الاسلام** " یعنی جس نے ایمان کی حالت میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات کی ہو اور ایمان ہی پر اس کا وصال ہوا ایسے خوش نصیب کو صحابی کہتے ہیں۔ (نخبۃ الفکر، صفحہ ۱۱۱)

حضرت سیدنا امام محمد بن اسمٰعیل البخاری رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں :
"ومن صحب النبی اوراہ من المسلمین فھو من اصحابہ" یعنی اور جو نبی کا ہم نشین رہا ہو یا مسلمانوں میں سے کسی نے آپ کو دیکھا ہو تو وہ آپ کے اصحاب میں سے ہے۔ (الجامع الصحیح للبخاری : کتاب فضائل اصحاب النبی ،صفحہ ۸۹۷،مطبوعہ دارابن کثیر بیروت)

حضرت امام قسطلانی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں: "صحابی وہ ہے جسے حالت ایمان میں آپ کا ساتھ یا دیکھنا میسر آئے چاہے ایک ساعت ہی ہو اور حالت ایمان میں ہی اس کا خاتمہ ہوا ہو"۔ (الاسالیب البدیعۃ النبھانی مقدمہ)

امام طیبی لکھتے ہیں : "محدثین کے ہاں صحابی اس مسلمان کو کہتے ہیں جس نے حالت بیداری میں اپنی آنکھوں سے نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا یا آپ کی صحبت میں رہا ہو اور ایمان ہی کی حالت میں یعنی دین پر ہی اس کا خاتمہ ہوا ہو اگرچہ اس درمیان ارتداد بھی خلل انداز ہوا ہو"۔ (مرقاۃ المفاتیح ،جلد ۱۱ ،باب مناقب الصحابۃ ،صفحہ ۳۱۱،مکتبہ رحمانیہ لاہور)

کاتب وحی حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ رسول اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جلیل القدر صحابی ہیں اور جو جو فضائل قرآن مجید اور احادیث مبارکہ صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کے متعلق مذکور ہیں آپ بھی ان میں شامل ہیں۔

علامہ ابوالحسنات محمد عبدالحی لکھنوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ لکھتے ہیں : **"وکان صحابیاً،جلیلاً،شجاعاً شھد ابن عباس بانہ فقیہ کما فی صحیح البخاری جرت بینہ وبین علی (رضی اللہ عنھما) فی ایام خلافتہ محاربات والحق کان بید علی رضی اللہ تعالی عنہ و مخالفتہ لہ یرجی عفوھا"** (مقدمہ عمدۃ الرعایۃ فی شرح الوقایہ،صفحہ ۴۶) یعنی حضرت سیدنا

امیر معاویہ جلیل القدر صحابی، بہادر تھے، حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے گواہی دی کہ بیشک وہ بہت بڑے فقیہ ہیں جیسا کہ صحیح البخاری میں آیا ہے: حضرت سیدنا امیر معاویہ اور علی کے درمیان (رضی اللہ تعالی عنہما) حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی خلافت میں جنگ اور لڑائیاں ہوئیں اور حق حضرت علی کے ہاتھ میں تھا اور جوان کا مخالف اس کے لئے معافی کی امید کی جاتی ہے۔

تعارف حضرت امیر معاویہ

اسم گرامی اور لقب و کنیت: حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کا اسم گرامی معاویہ ہے۔(سیر اعلام النبلاء، معاویہ بن ابوسفیان، جلد ۴، صفحہ ۲۸۵)

کئی صحابۂ کرام کا اسم پاک بھی معاویہ تھا جیسا کہ شارح بخاری حضرت علامہ بدرالدین محمود بن احمد عینی حنفی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں: "معاویہ نام کے بیس سے زائد صحابۂ کرام ہیں"۔ (عمدۃ القاری، کتاب العلم، **باب من یرد اللہ الخ**، جلد ۲، صفحہ ۹۴، تحت الحدیث ۷۱)

اور حضرت العلام الامام الحافظ احمد بن علی بن حجر عسقلانی رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنی مایہ ناز تصنیف لطیف (الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ) میں اکتیس صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا ذکر کیا ہے جن کا اسم گرامی، بابرکت معاویہ ہے۔

جس طرح خلفائے راشدین، صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اور دیگر بزرگان دین کے اسمائے مبارکہ پر بچوں کے نام رکھے جاتے ہیں وہیں جلیل القدر صحابی رسول، کاتب وحی، حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے نام پر بھی بچوں کے نام تجویز کئے جائیں اور یہ نام رکھنے کی ترغیب بھی دی جائے۔

خیال رہے ہرگز یہ نہ سوچا جائے کہ لغت میں لفظ معاویہ کا معنی غیر درست ہے تو یہ نام نہیں رکھنا چاہئے، ہمیشہ ذہن نشین رہے کہ لغت میں معاویہ کے اچھے معنی بھی ہیں جیسے بہادر اور بلند آواز نیز یہ کہ رسول اکرم، نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عادت مبارکہ تھی کہ اگر کسی نام کا معنی درست نہ ہوتا تو حضور پرنور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس نام کو تبدیل فرمادیا کرتے تھے لیکن **الحمدللہ** معاویہ وہ پاکیزہ اور مبارک نام ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان اقدس سے کئی مرتبہ ادا ہوا۔ اگر نام پاک غلط ہوتا تو حضرت سرکار دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کو ضرور تبدیل فرمادیتے اور پھر یہ کہ اگر کسی نام کو کسی صحابی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نسبت حاصل ہوجائے تو اس میں لغت نہیں دیکھی جاتی بلکہ وہ نام حصول برکات کے لئے رکھا جاتا ہے۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے رہی بات آپ کے القابات کی تو ان میں **ناصرلحق اللہ** کو زیادہ شہرت حاصل ہے۔(تاریخ الخمیس، ذکر خلافت معاویہ، جلد ۲، صفحہ ۲۹۱، سیر اعلام النبلاء، جلد ۴، صفحہ ۲۸۵)

ولادت: آپ کی ولادت کے متعلق شارح بخاری حضرت علامہ احمد بن علی بن حجر عسقلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ، ذکر من اسمہ معاویہ، جلد ۶، صفحہ ۲۰ پر رقم طراز ہیں کہ " حضرت سیدنا امیر معاویہ کی ولادت بعثت مبارکہ سے پانچ سال قبل تقریباً ۶۰۴ء عیسوی میں ہوئی "اور یہی قول زیادہ مشہور و معروف ہے۔

سلسلۂ نسب: حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سلسلۂ نسب عبد مناف پر نبئ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جاملتا ہے۔

رسول دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نسب اقدس ملاحظہ کریں: محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف۔ (السیرۃ النبویۃ لابن ہشام، صفحہ ۵)

ہمارے سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا سلسلۂ نسب ملاحظہ کریں: معاویہ بن ابوسفیان صخر بن حرب بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف۔

یونہی حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی والدہ کا نسب بھی عبد مناف پر رسول دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مل جاتا ہے: معاویہ بن ہند بنت عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس بن عبد مناف۔

الحمد لله رب العالمین ہمارے سیدنا امیر معاویہ نانا جان رسول دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رشتہ داروں میں سے ہیں۔ (الاصابۃ، جلد ۶، صفحہ ۱۲۰، اسد الغابہ، جلد ۷، صفحہ نمبر ۳۱۶)

سسرالی رشتہ پر ایک حدیث پاک

ہمارے حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی بہن حضرت سیدہ رملہ رضی اللہ عنہا جو ام حبیبہ کی کنیت سے مشہور ہیں، انہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ اور مومنوں کی ماں ہونے کا شرف حاصل ہے۔

عبدالرحمٰن بن عویم بن ساعدہ عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **" قال ان اللہ اختارنی واختار لی اصحاباً فجعل لی بینھم وزراء و انصاراً واصھاراً فمن سبھم فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین "**۔ یعنی حضرت عویم بن ساعدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالی نے مجھے برگزیدہ بنایا اور میرے لئے صحابہ منتخب

کئے ، انہیں میں سے میرے وزیر ، مددگار اور سسرال والے بنائے پس جو ان کی بدخوئی کرے گا اس پر اللہ کی ، اور فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہوگی۔

(۱) معجم الصحابۃ للبغوی ، الجزء الرابع ، صفحہ ۹۲ ، دار البیان کویت

(۲) المستدرک علی الصحیحین ، الجزء الرابع ، صفحہ ۶۸ ، دار الحرمین قاہرہ

(۳) مجمع الزوائد ، الجزء التاسع ، صفحہ ۵۴۶ ، دار الکتب العلمیہ بیروت

(۴) النہی عن سب الاصحاب المقدسی ، صفحہ ۴۰ ، ۴۱ ، رقم ۱۱ ، المکتب الاسلامی بیروت

فائدہ : اس روایت سے یہ روز روشن کی طرح ثابت ہوا کہ رسول دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سسرالی رشتے داروں کی مخالفت کرنے والا ، انہیں برا کہنے والا مستحق لعنت ہے چونکہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے برادر نسبتی اور حضرت ابوسفیان رضی اللہ تعالی عنہ سسر ہونے کا شرف رکھتے ہیں اس لئے ان سے بغض رکھنا اور ان پر طعن کرنا موجب لعنت اور مستحق نار جہنم ہونا ہے۔

قبول اسلام

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کے والد حضرت سیدنا ابوسفیان اور والدہ حضرت سیدتنا ہند رضی اللہ تعالی عنہم نے فتح مکہ (۸ / ہجری مطابق ۶۲۹ سنہ عیسوی کے دن سرکار کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست حق پرست پر اسلام قبول کیا۔

(زرقانی علی المواہب ، کتاب المغازی ، جلد ۲ ، صفحہ ۴۴)

اور حضرت سیدنا عمر بن عبداللہ عنسی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ نے ارشاد فرمایا کہ "جب حدیبیہ کے موقع پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قریش نے بیت اللہ سے روک کر مقام راح پر ٹھہرنے پر مجبور کیا اور حضور تاجدار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس موقع پر ایک معاہدہ کیا تو اس وقت میرے دل میں اسلام آچکا تھا پھر جب میں نے اس کا ذکر اپنی والدہ سے کیا تو انہوں نے کہا "اپنے والد کی مخالفت سے ڈرو یا اپنی راہ جدا کرلو اور اگر دوسری صورت اختیار کی تو تمہارا کھانا تک روک دیا جائے گا"۔ میرے والد ان دنوں (تجارت کے سلسلے میں) حباشہ (سال میں آٹھ دن لگنے والے بازار) گئے ہوئے تھے۔ میں اسلام لے آیا اور اسے خفیہ رکھا، اللہ تعالی کی قسم جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حدیبیہ سے رخصت ہوئے تو میں آپ پر ایمان لا چکا تھا اور یہ بات میں نے اپنے والد سے چھپا رکھی تھی پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عمرے کی قضا فرمانے تشریف لائے تو اس وقت میں مومن تھا، جب میرے مسلمان ہونے کا علم میرے والد کو ہوا تو انہوں نے مجھ سے کہا "تمہارا بھائی تم سے بہتر ہے کیونکہ وہ میرے دین پر ہے"۔ میں نے کہا میں خود بھی ایسی برتری نہیں چاہتا۔ اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فتح مکہ کے موقع پر تشریف لائے تو میں نے اپنا اسلام ظاہر کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات کے لئے حاضر ہوا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرا خیر مقدم فرمایا اور یوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کاتب بن گیا ملخصا"[۲]۔

حکیم الامت حضرت علامہ مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ ایمان امیر معاویہ کے متعلق فرماتے ہیں: "صحیح یہ ہے کہ امیر معاویہ خاص صلح حدیبیہ کے دن ۷ سنہ ہجری مطابق ۶۲۸ عیسوی) میں اسلام لائے مگر مکہ والوں کے خوف سے اپنا اسلام چھپائے رہے پھر فتح مکہ کے دن اپنا اسلام ظاہر فرمایا"۔

نوٹ: جن لوگوں نے کہا کہ وہ فتح مکہ کے دن ایمان لائے وہ ظہور ایمان کے لحاظ

سے کہا۔ (طبقات ابن سعد، معاویہ بن ابی سفیان، جلد ٦، صفحہ ١٦، مکتبۃ الخانجی ،امیر معاویہ، صفحہ ٤١)

واقدی نے کہا ہے کہ "انه اسلم بعد الحديبية وكتم اسلامه حتى اظهره عام الفتح انه كان فى عمرة القضاء مسلماً" یعنی آپ حدیبیہ کے بعد مسلمان ہوئے اور آپ نے اپنا اسلام چھپائے رکھا حتی کہ مکہ فتح ہوا تو اپنا اسلام ظاہر کیا آپ عمرۃ القضا کے موقع پر مسلمان تھے۔

(الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ، جلد ٦، صفحہ ٤٣٣)

والد کی نماز جنازہ: حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنے والد ماجد حضرت سیدنا ابوسفیان رضی اللہ تعالی عنہ کی نماز جنازہ پڑھائی۔

(شذرات الذہب، جلد ١، صفحہ ٦٣)

صورت و سیرت پاک: حضرت سیدنا ابوالحسن علی بن محمد جزری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں " حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ بہت خوبصورت ،گورے رنگ والے تھے "، حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ فرمایا کرتے تھے " معاویہ عرب کے کسری ہیں "، حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ اکثر سیاہ رنگ کا عمامہ باندھتے تھے۔

حضرت سیدنا حسین بن محمد دیار بکری فرماتے ہیں " حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ بادشاہ تھے رعب و دبدبہ والے، دور اندیش، بہادر، سخی ،بردبار اور سردار تھے، گویا آپ پیدا ہی بادشاہت کے لئے ہوئے تھے"۔

بالوں میں مھندی: حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ سر اور

داڑھی مبارک میں مہندی لگایا کرتے تھے جس کے رنگ کے سبب آپ کی داڑھی سونے کی طرح معلوم ہوتی تھی ، بہت کرم فرمانے والے، بہرصورت انصاف قائم فرمانے والے تھے۔(اسد الغابہ، جلد ۵ ، صفحہ ۲۲۲ ،مراۃ المناجیح، جلد ۲ ،صفحہ ۴۴۳ ،فرعون کا خواب ،صفحہ ۳، البدایۃ والنہایہ، جلد ۵ ،صفحہ ۶۱۹ ،تاریخ الخمیس ،جلد ۲،صفحہ ۲۹۲)

ازواج واولاد

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کے عقد نکاح میں مندرجہ ذیل چار خواتین آئیں جن سے اللہ تعالی نے اولادیں بھی عطا فرمائیں۔

(۱) میسون بنت بحدل کلبی : حضرت سیدنا حسن بن محمد صغانی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں : زوجہ امیر معاویہ میسون بنت بحدل تابعیات میں شامل ہیں حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کی اکثر اولاد انہیں سے ہیں ۔ یزید ، امۃ رب المشارق ، رملہ ، ہند اللہ تعالی نے آپ کو بڑی فہم وفراست اور تقوی وطہارت جیسی اعلی صفات سے نوازا تھا۔

(۲) فاختہ بنت قرظہ: ان سے حضرت سیدنا امیر معاویہ کی دو اولادیں ہوئیں (۱) عبد الرحمٰن (۲) عبد اللہ

(۳) کنود بنت قرظہ: یہ فاختہ بنت قرظہ کی بہن ہیں روم کے ایک جزیرے قبرس کی فتح کے وقت یہ حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھ تھیں۔

(۴) نائلہ بنت عمارۃ الکلبیۃ ۔(الکامل فی التاریخ ،جلد ۳،صفحہ نمبر ۲۷۲ ، البدایۃ والنہایۃ ، جلد ۵ ،صفحہ ۶۵۰ ،تاریخ طبری ،جلد ۳۔صفحہ نمبر ۲۶۴ ،تاریخ ابن عساکر

،جلد ۶، صفحہ ۷۰، عمدۃ القاری، جلد ۱۰، صفحہ ۱۹۷)

نوٹ: جب فاختہ بنت قرظہ کا انتقال ہو گیا یا نکاح باقی نہ رہا تو بعد عدت کنود بنت قرظہ سے نکاح فرمایا۔

اوصاف

مساوات پسند: آپ کی محفل میں ادنی و اعلی کی کوئی تمیز نہیں ہوتی تھی ہر ایک کی عزت و آبرو کا یکساں خیال رکھا جاتا تھا، آپ ہر شخص سے نہایت لطف و مہربانی کے ساتھ پیش آتے، منکسر المزاج تھے۔

حلم وبردباری: ایک مرتبہ ایک شخص نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ سے سخت کلامی کی تو کسی نے کہا اگر آپ چاہیں تو اسے عبرت ناک سزا دے سکتے ہیں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا مجھے اس بات سے حیا آتی ہے کہ میری رعایا کی کسی غلطی کی وجہ سے میرا حلم اور بردباری کم ہو جائے۔
(حلم معاویہ، صفحہ ۲۲)

ذاتی دشمنی: حضرت سیدنا ابو اسود رضی اللہ تعالی عنہ جنگ جمل میں حضرت سیدنا علی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم کے ساتھ تھے لیکن جنگ ختم ہونے کے بعد حضرت سیدنا ابو اسود حضرت سیدنا امیر معاویہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ نے انہیں اپنے پاس بٹھایا اور قیمتی تحائف سے بھی نوازا۔

شجاعت: حضرت سیدنا امیر معاویہ کے امتیازی اوصاف میں سے ایک شاندار وصف آپ کی بہادری بھی ہے حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کے دور خلافت میں آپ نے مانعین زکوۃ ،منکرین ختم نبوت ،کذاب مدعیان نبوت اور بدمذہبوں کے خلاف جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور کثیر کارنامے سرانجام دئے اسی طرح خلافت فاروقی وعثمانی (رضی اللہ تعالی عنہم) میں بھی آپ کے نمایاں کارنامے کسی سے پوشیدہ نہیں۔

حسن اخلاق: حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عالی عنہما فرماتے ہیں میری نظر میں کوئی حاکم ایسا نہیں گذرا جو حسن اخلاق میں حضرت سیدنا امیر معاویہ سے بڑھ کر ہو،لوگ انہیں کشادہ وادی کے کناروں سے دور کرتے ہیں مگر وہ تنگی اور رکاوٹ کی وجہ سے نہ تو غضب ناک ہوتے اور نہ ہی برے اخلاق اپناتے۔
(تاریخ ابن عساکر،صفحہ ۱۷۵)

خیرخواھی: حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ نے ابوجیش نامی ایک شخص کو محض اس لئے متعین کر رکھا تھا کہ وہ لوگوں کے پاس جائے اور دریافت کرے کہ کسی کے یہاں بچے کی ولادت تو نہیں ہوئی یا کوئی وفد تو نہیں آیا؟ تاکہ بیت المال سے وظیفہ جاری کرنے کے لئے ان کا نام لکھ لیا جائے۔

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے مکہ مکرمہ میں لنگر خانہ قائم فرمایا جس میں حاجیوں اور رمضان المبارک کے مہینے میں فقراء کے لئے کھانا پکایا جاتا تھا
۔

زیارت قبور: حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ جب اپنے زمانۂ خلافت میں حج یا عمرہ کے لئے تشریف لائے اور مدینہ منورہ حاضری ہوئی تو حضرت امیر معاویہ نے بھی اتباع سنت کرتے ہوئے شہدائے احد رضوان اللہ علیہم اجمعین کے قبور مقدسہ پر تشریف لے گئے کیونکہ نبیٔ کریم سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت سیدنا صدیق اکبر، حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہما کا سال میں ایک مرتبہ شہدائے احد کے مزارات مقدسہ پر حاضری دینے کا معمول تھا۔ملخصاً (المغازی للواقدی، جلد ا، صفحہ ۳۱۳)

سادگی: حضرت سیدنا یونس بن حلبس رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں میں نے حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کو خچر پر سوار دیکھا، حضرت سیدنا امیر معاویہ کے ساتھ خادم بھی سوار تھا حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ نے پیوند زدہ قمیص زیب تن فرمائی ہوئی تھی اس حالت میں آپ رضی اللہ تعالی عنہ دمشق کے بازار کا دورہ فرمارہے تھے۔(تاریخ ابن عساکر، ۵۹ /۱۱۷)

عشق رسول

حضرت سیدنا کعب بن زہیر رضی اللہ تعالی عنہ نے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح میں ایک قصیدہ لکھ کر بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سنایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خوش ہو کر انہیں تحفے میں اپنی چادر مبارک عنایت فرمائی حضرت سیدنا کعب بن زہیر رضی اللہ تعالی عنہ کی وفات کے بعد حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ نے یہ مقدس، مطہر چادر نوران کے شہزادے سے ۲۰۰۰۰ درہم کے عوض خرید لی، آپ رضی اللہ تعالی عنہ کے بعد تمام خلفاء عیدین میں وہی چادر اوڑھ کر نکلتے نیز عرصۂ دراز

تک یہ چادر نور سلاطین اسلام کے پاس ایک مقدس تبرک کے طور پر باقی رہی۔
(الاصابۃ، جلد ۵، صفحہ ۴۴۴، ملخصاً)

ہمارے امیر معاویہ کا بے مثال کفن مبارک

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس نبئ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کرتہ، ایک تہبند، ایک چادر اور موئے مبارک تھے آپ رضی اللہ تعالی عنہ نے وفات کے وقت وصیت فرمائی کہ ان مقدس ومطہر کپڑوں میں مجھے کفن دیا جائے اور ناخن شریف اور موئے مبارک میرے منھ اور ناک پر رکھ دئے جائیں اور میرے سینے پر پھیلا دئے جائیں اور پھر مجھے **ارحم الراحمین** کے سپرد کر دیا جائے۔
(تاریخ الخلفاء، صفحہ ۱۵۸، ملخصاً)

قارئین کرام! ہمارے سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ حضور اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے **منسوب** ہر ہر چیز سے محبت کیا کرتے تھے۔

اہل بیت اطہار سے محبت

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ جس طرح دیگر صحابۂ کرام سے بے پناہ الفت و پیار کرتے تھے اسی طرح حضرت سیدنا مولی علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے بھی دلی محبت کرتے تھے۔

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں سیدنا مولی علی شیر خدا

رضی اللہ تعالی عنہ کا تذکرہ ہوا تو آپ نے ارشاد فرمایا خدا کی قسم! جب علی مرتضی رضی اللہ عنہ کلام فرماتے تو آپ کی آواز میں شیر کی سی گرج ہوتی ہے، جب ظاہر ہوتے تو چاند کی طرح روشن ہوتے اور جب نوازتے تو بارش کی طرح بے انتہا عطا فرماتے ہیں۔

بعض حاضرین نے دریافت کیا کہ آپ افضل ہیں یا حضرت سیدنا علی مرتضی رضی اللہ عنہ افضل ہیں؟ فرمایا "حضرت سیدنا علی رضی اللہ تعالی عنہ کے چند نقوش بھی آل ابوسفیان سے بہتر ہیں" پھر فرمایا جو شخص حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی شان میں ان کی شایان شان شعر سنائے میں اس کو ہر شعر کے بدلے ہزار دینار انعام دوں گا چنانچہ حاضرین نے شعر سنائے، ہمارے سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے تھے ان اشعار میں جو آپ نے امیر المومنین حضرت مولی علی شیر خدا رضی اللہ تعالی عنہ کی شان و عظمت بیان کی آپ اس سے بھی زیادہ افضل ہیں پھر حضرت سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ تعالی عنہ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی شان و عظمت میں کئی اشعار پڑھے۔ (الناھیہ، صفحہ ۵۹ مختصراً)

حدیث پاک : حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے فرمایا میں نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھا حضرت سیدنا ابوبکر، حضرت سیدنا عمر فاروق، حضرت سیدنا عثمان غنی اور حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہم بھی موجود تھے اچانک حضرت علی تشریف لائے نبیٔ پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے معاویہ کیا تم علی سے محبت کرتے ہو؟ حضرت سیدنا امیر معاویہ نے عرض کیا اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں میں اللہ کے لئے ان سے بہت محبت کرتا ہوں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عنقریب تم دونوں کے درمیان آزمائش

ہوگی حضرت سیدنا امیر معاویہ نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے بعد کیا ہوگا؟ حضور تاجدار دوجہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "اللہ کی معافی، رضامندی، اور جنت میں داخلہ" حضرت سیدنا امیر معاویہ نے عرض کی ہم اللہ کے فیصلے پر راضی ہیں اور اس وقت یہ آیت نازل ہوئی: **ولو شاء اللّٰہ ما اقتتلوا ولکن اللّٰہ یفعل ما یرید** "اور اللہ چاہتا تو وہ نہ لڑتے مگر اللہ جو چاہے کرے۔ (تاریخ ابن عساکر، ۵۹/۱۳۹)

رونے لگے: حضرت سیدنا امیر معاویہ کو جب امیر المومنین حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی شہادت کی خبر ملی تو نہایت افسردہ ہوئے اور رونے لگے اور فرمایا کہ "لوگوں نے فضل، فقہ، اور علم سے کتنا کچھ کھو دیا ہے۔ (البدایۃ، جلد ۵، صفحہ ۶۳۴)

چار لاکھ درہم: حضرت سیدنا ابن بریدہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالی عنہ حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس تشریف لائے تو حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا آج میں آپ کو وہ نذرانہ پیش کروں گا جو کبھی کسی نے دوسرے کو نہ کیا ہوگا، چنانچہ آپ نے حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کی خدمت میں چار لاکھ درہم پیش فرمائے۔

(سیر اعلام النبلاء، جلد ۴، صفحہ ۳۰۹)

ہمارے امیر معاویہ حاکم کیسے بنے؟

جب امیر المومنین سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ملک شام فتح فرمایا تو حضرت سیدنا امیر معاویہ کے بھائی صحابی رسول حضرت سیدنا یزید بن ابوسفیان کو شام کا حاکم مقرر فرمایا۔ سیدنا امیر معاویہ ان معاملات میں اپنے بھائی کے ہمراہ تھے جب وہ وصال فرماگئے تو حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا امیر معاویہ کو گورنر مقرر فرما دیا۔ (البدایہ، جلد ۵، صفحہ ۶۲۰)

ہمارے امیر معاویہ خلیفہ کیسے بنے؟

عہد فاروقی، عثمانی میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ حاکم شام کی حیثیت سے اپنے فرائض سر انجام دیتے ہوئے خدمت اسلام فرماتے رہے اور جب حضرت امیر المومنین مولی علی کرم اللہ وجہہ الکریم شہید ہو گئے تو حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے جو تقریباً ٦ / ماہ منصب خلافت پر فائز رہنے کے بعد حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کے حق میں خلافت سے دست بردار ہو گئے اور یوں حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالی ممالک اسلامیہ کے خلیفہ بن گئے۔ (عمدۃ القاری، جلد ۱۱، صفحہ ۴۸۷ ملخصاً، امیر معاویہ، صفحہ ۴۳، ۴۴، تاریخ بغداد، جلد ۱، صفحہ ۲۲۱، الثقات لابن حبان، جلد ۱، صفحہ ۲۳۲) ملخصاً

زمانۂ حکومت : حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ نے تقریباً

چالیس سال حکومت فرمائی، حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کے دور خلافت میں چار سال دمشق کے امیر رہے، بارہ سال سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ کے دور خلافت میں پورے ملک شام کے والی رہے پھر تقریباً چار سال حضرت سیدنا علی مرتضی کرم اللہ وجہہ الکریم کے زمانۂ خلافت میں اور چھ ماہ سیدنا حسن مجتبی رضی اللہ تعالی عنہ کے دور خلافت میں شام کے والی رہے، اس کے علاوہ بیس سال آپ رضی اللہ تعالی عنہ خلیفہ رہے یوں تقریباً چالیس سال حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کی حکومت رہی۔ (اسد الغابہ، جلد ۵، صفحہ ۲۲۲، ملخصاً)

ام المومنین کی خیر خواہی: حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ ام المومنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کی خدمت کا بھی اہتمام فرمایا کرتے تھے چنانچہ ایک مرتبہ حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ نے سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کی جانب سے اٹھارہ ہزار دینار کا قرض ادا فرمایا۔ (سیر اعلام النبلاء، جلد ۳، صفحہ ۴۶۴)

فضائل امیر معاویہ

حضرت سیدنا عبد الرحمٰن بن ابی عمیرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا **اللھم اجعلہ ھادیا مھدیا واھد بہ** "یعنی اللہ تعالی انہیں (حضرت سیدنا امیر معاویہ) ہادی اور مہدی بنادے اور ان کے ذریعہ سے لوگوں کو ہدایت دے۔ (ترمذی شریف، جلد ۵، صفحہ ۴۵۵، حدیث ۳۸۶۸)

ایک دن سرکار دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ام المومنین حضرت سیدتنا ام حبیبہ رضی اللہ

تعالی عنہا کے یہاں تشریف لائے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ام المومنین حضرت سیدتنا ام حبیبہ کو اپنے بھائی حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کے بالوں میں کنگھی کرتے دیکھا ،رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا تم معاویہ سے محبت کرتی ہو؟ عرض کی : یہ میرے بھائی ہیں ان سے محبت کیوں نہ ہوگی ،حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ ورسول بھی معاویہ سے محبت کرتے ہیں ۔(تاریخ ابن عساکر ،۵۹/ ۸۹)

معاویہ تم مجھ سے ہو

حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما روایت فرماتے ہیں ایک روز نبئ کریم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ابھی تمہارے درمیان ایک شخص آئے گا وہ جنتی ہے تو حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ داخل ہوئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا معاویہ میں تم سے ہوں اور تم مجھ سے ہو پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو انگلیاں (درمیانی اور اس کے ساتھ والی) ملا کر فرمایا تم جنت کے دروازے پر میرے ساتھ اس طرح ہوگے۔

(۱) مسند الفردوس، جلد ۵، صفحہ ۳۹۳، حدیث ۸۵۳۰

(۲) الشریعۃ، جلد ۵، صفحہ ۲۴۴۴، حدیث ۱۹۲۵

(۳) تاریخ ابن عساکر، ۵۹ / ۹۸

(۴) حلیۃ الاولیاء، جلد ۱۰، صفحہ ۴۲۶، حدیث ۱۵۷۳۴

(۵) شرح اصول اعتقاد اھل السنۃ، جلد ۲، صفحہ ۱۲۶۰، حدیث ۲۷۷۹

وصال امیر معاویہ

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کی وفات بروز جمعرات ماہ رجب ۶۰ / ہجری اور بعض کے نزدیک ۶۱ / ہجری میں ملک شام کے مشہور شہر دمشق میں ہوئی۔

نماز جنازہ : حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کی نماز جنازہ صحابی رسول حضرت سیدنا ضحاک بن قیس رضی اللہ تعالی عنہ نے پڑھائی۔

(اسد الغابۃ، جلد ۵، صفحہ ۲۲۳)

،تاریخ طبری، جلد ۳، صفحہ ۲۶۳)

(مروج الذہب، جلد ۳ صفحہ ۱۱)

مدفن : دمشق میں باب الصغیر کے پاس حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کا مزار مبارک آج تک مرجع عوام وخواص ہے، ان کے مزار کے ارد گرد ایک عالیشان عمارت تعمیر کی گئی ہے ہر پیر اور جمعرات کے دن یہ مزار مبارک کھولا جاتا ہے۔ (مروج الذہب، جلد ۳، صفحہ ۱۱)

باب صغیر میں مدفون علمائے کرام

باب صغیر میں جہاں کئی صحابۂ کرام علیہم الرضوان کی آخری آرامگاہ ہے وہیں کئی کبار علمائے کرام اور محدثین عظام رحمۃ اللہ تعالی علیہم اجمعین کی مزارات بھی ہیں جن میں حضرت علامہ ابن رجب، حضرت برہان الناجی رحمۃ اللہ تعالی علیہما قابل

ذکر ہیں نیز حضرت شیخ ابوالفتح رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا مزار مبارک بھی باب صغیر میں حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کے قدمین شریفین کی جانب موجود ہے۔

آپ کے بارے میں امام نووی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں ہم نے اپنے شیوخ کو یہ فرماتے سنا کہ آپ رضی اللہ عنہ کی مزار مقدس کے پاس ہفتہ کے دن جو دعا مانگی جائے وہ قبول ہوتی ہے۔(طبقات الشافعیۃ الکبری، جلد ۵، صفحہ ۳۵۳)

اقوال بزرگان دین

حضور شیر خدا کرم اللہ وجھہ الکریم

حضرت سیدنا مولی علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا میرے اور معاویہ کے لشکروں کے شہید جنت میں ہیں۔(مجمع الزوائد، جلد ۹، صفحہ ۳۵۷)

سیدنا مجاھد قدس سرہ

حضرت سیدنا مجاہد قدس سرہ نے ارشاد فرمایا کہ اگر تم حضرت امیر معاویہ کو دیکھتے تو کہتے یہی مہدی یعنی ہدایت یافتہ ہیں ۔ (السنۃ للخلال ،جلد ۱ ،صفحہ ۴۳۸، رقم ۶۶۹)

سیدنا امام ابوتوبہ قدس سرہ

حضرت سیدنا امام ابوتوبہ ربیع بن نافع رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں حضرت

امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ صحابۂ کرام علیہم الرضوان کے درمیان پردہ ہیں جو یہ پردہ چاک کرے گا وہ دوسرے صحابۂ کرام علیہم الرضوان پر اعتراض کرنے میں جری ہوجائے گا۔ (البدایۃ، جلد ۵، صفحہ ۶۴۳)

سیدنا امام شرف الدین نووی قدس سرہ

حضرت سیدنا امام شرف الدین قدس سرہ فرماتے ہیں حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کا شمار عادل، صاحب فضیلت اور ممتاز صفات کے حامل صحابہ میں ہوتا ہے۔ (شرح مسلم امام نووی، جلد ۸، صفحہ ۱۴۹)

سیدنا مجدد الف ثانی قدس سرہ

امام ربانی مجدد الف ثانی حضرت سیدنا احمد سرہندی قدس سرہ کا فرمان ہے کہ حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کے پورے کرنے میں خلیفہ عادل ہیں۔ (مکتوبات امام ربانی، جلد ۱، صفحہ ۵۸۹) حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کی محبت اہل سنت و جماعت کی شرط ہے اور جو شخص یہ محبت نہیں رکھتا اہل سنت سے خارج ہے اس کا نام رافضی ہے اور جس شخص نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کی محبت میں افراط کی طرف کو اختیار کیا اور جس قدر کی محبت مناسب ہے اس سے زیادہ اس سے وقوع میں آتی ہے اور محبت میں غلو کرتا ہے اور حضرت خیر البشر علیہ الصلاۃ والسلام کے اصحاب کو سب وطعن کرتا ہے اور صحابہ وتابعین اور سلف صالحین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے طریق کے برخلاف چلتا ہے وہ خارجی ہے۔ (مکتوبات امام ربانی اردو ترجمہ، دفتر ۲، صفحہ ۹۴)

سیدنا غوث اعظم قدس سرہ

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں حضرت سیدنا مولیٰ علی اور حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان جو اختلافات ہوئے انہیں اللہ تعالیٰ کی مشیت سمجھ کر زبان بند رکھی جائے۔ (الغنیۃ، جلد ۱، صفحہ ۱۶۱ ملخصاً)

سیدنا عبداللہ بن مبارک قدس سرہ

حضرت سیدنا ابوعبدالرحمٰن عبداللہ بن مبارک قدس سرہ کی بارگاہ میں ایک شخص نے عرض کی حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہتر ہیں یا حضرت سیدنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ؟ آپ نے ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہمراہی میں حضرت سیدنا امیر معاویہ کی ناک میں داخل ہونے والا غبار سیدنا عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے افضل ہے۔ (الشریعۃ، جلد ۵، صفحہ ۲۴۶۶)

سیدنا امام احمد بن حنبل قدس سرہ

ایک شخص نے حضرت سیدنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں عرض کی اے ابوعبداللہ میرا ماموں حضرت سیدنا امیر معاویہ کی بدگوئی کرتا ہے اور بعض اوقات مجھے اس کے ساتھ کھانا کھانا پڑتا ہے؟ آپ نے فوراً ارشاد فرمایا اس کے ساتھ کھانا مت کھایا کرو۔ (السنۃ للخلال، جلد ۱، صفحہ ۴۴۸)

سیدنا داتا گنج بخش سید علی ہجویری قدس سرہ

حضرت سیدنا داتا گنج بخش سید علی ہجویری قدس سرہ فرماتے ہیں حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

ایسی محبت تھی کہ آپ کو بیش قیمت نذرانے پیش کرنے کے باوجود ان سے معذرت فرمایا کرتے فی الحال میں آپ کی صحیح خدمت نہیں کر سکا آئندہ مزید نذرانہ پیش کروں گا۔

(کشف المحجوب، صفحہ ۷۷)

سیدنا عبد الحق محدث دھلوی قدس سرہ

حضرت مولی حسن مجتبی رضی اللہ عنہ کا حضرت امیر معاویہ سے صلح فرمانا حضرت امیر معاویہ کی امارت صحیح ہونے کا ثبوت ہے۔

(اشعۃ اللمعات، جلد ۴، صفحہ ۶۹۷)

سیدنا امام ملا علی قاری قدس سرہ

امام زمن امام ملا علی قاری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں حضرت امیر معاویہ مسلمانوں کے امام برحق ہیں ان کی برائی میں جو روایتیں لکھی گئی ہیں سب کی سب جعلی اور بے بنیاد ہیں۔ (موضوعات کبیر، صفحہ ۱۲۹)

سیدنا معافی بن عمران قدس سرہ

حضرت سیدنا معافی بن عمران رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا امیر معاویہ حضرت سیدنا عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہم جیسے ۶۰۰ بزرگوں سے بھی افضل ہیں۔ (السنۃ للخلال، جلد ۱، صفحہ ۴۳۵)

سیدنا اعلی حضرت قدس سرہ

امام اہلسنت جان من سرکار اعلی حضرت قدس سرہ ارشاد فرماتے ہیں بعض جاہل بول اٹھتے ہیں کہ حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کی فضیلت میں کوئی حدیث صحیح نہیں یہ ان کی نادانی ہے علمائے محدثین اپنی اصطلاح پر کلام فرماتے ہیں یہ بے سمجھے خدا جانے کہاں سے کہاں لے جاتے ہیں عزیز و مسلم کہ صحت نہیں پھر حسن کیا کم ہے، حسن بھی نہ صحیح یہاں ضعیف بھی مستحکم ہے۔ (فتاوی رضویہ، جلد ۵، صفحہ ۴۷۸)

سیدنا صدر الشریعہ قدس سرہ

سیدنا حضور صدر الشریعہ قدس سرہ فرماتے ہیں امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ اول ملوک اسلام ہیں اسی کی طرف تورات مقدس میں اشارہ ہے کہ **مولده بمكة ومهاجره بطيبة وملكه بالشام** وہ نبی آخر الزماں ﷺ مکہ میں پیدا ہوگا اور مدینہ میں ہجرت فرمائے گا اور اس کی سلطنت شام میں ہوگی تو امیر معاویہ کی بادشاہی اگرچہ سلطنت ہے مگر کس کی؟ محمد رسول اللہ ﷺ کی ہے۔ (بہار شریعت جلد ۱، صفحہ ۲۵۸)

سیدنا امام شہاب الدین خفاجی قدس سرہ

حضرت سیدنا امام شہاب الدین خفاجی قدس سرہ فرماتے ہیں جو امیر معاویہ پر طعن کرے وہ جہنم کے کتوں میں سے ایک کتا ہے۔ (نسیم الریاض جز رابع، صفحہ ۵۲۵، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

ارشادات امیر معاویہ

(۱) جو آدمی تجربات سے فائدہ نہ اٹھا پائے وہ بلند مقام حاصل نہیں کر سکتا۔
(احیاء العلوم، جلد ۳، صفحہ ۲۳۰)

(۲) جس نے بڑا ارادہ کیا اس نے بڑی مشکل کا خطرہ مول لیا۔
(منہاج العابدین، صفحہ ۲۲۰)

(۳) صدقہ و خیرات کیا کرو، کوئی یہ نہ کہے کہ میں غریب ہوں بیشک غریب کا صدقہ مالدار کے صدقے سے افضل ہے۔
(تاریخ ابن عساکر، جلد ۵۹، صفحہ ۱۶۳)

(۴) مجھے خلافت میں نزع نہیں نہ میں اپنے آپ کو مولی علی کا ہمسر سمجھتا ہوں۔ میں خوب جانتا ہوں کہ امیر المومنین سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم مجھ سے افضل و احق بہ امامت ہیں۔
(فتاوی رضویہ، جلد ۷، صفحہ ۵۰۷، بحوالہ کتاب صفین)

(۵) ناسمجھ لوگوں کی گرفت کرو، ورنہ اللہ عزوجل تمہارے دشمن تم پر مسلط فرمادے گا جو تمہیں سخت آزمائش سے دوچار کردیں گے۔
(تاریخ ابن عساکر، جلد ۵۹، صفحہ ۱۶۳)

تمت بالخیر

معاویہ نام کے اصحاب رسول ﷺ

معاویہ نام کے کثیر اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے مگر جب مطلقاً معاویہ بولا جائے تو اس سے مراد کاتب وحی، مجتہد مطلق، ناصر الحق اللہ امیر المومنین سیدنا امیر معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہما ہوتے ہیں: الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ میں ایسے اکتیس اسمائے صحابہ کرام علیہم الرضوان کا ذکر کیا گیا ہے جن کا نام معاویہ ہے وہ سبھی اسمائے مبارکہ بالترتیب ذکر ہیں: (۱) معاویہ بن انس السلمی (۲) معاویہ بن ثور (۳) معاویہ بن جاہمہ (۴) معاویہ بن حارث (۵) معاویہ بن حدیج (۶) معاویہ بن حزن (۷) معاویہ بن حکم (۸) معاویہ بن حیدہ (۹) معاویہ بن ابی ربیعہ (۱۰) معاویہ بن سفیان (۱۱) معاویہ بن ابی سفیان صخر (۱۲) معاویہ بن سوید (۱۳) معاویہ بن صعصعۃ (۱۴) معاویہ بن عبادۃ (۱۵) معاویہ بن عبداللہ (۱۶) معاویہ بن عروہ (۱۷) معاویہ بن عفیف (۱۸) معاویہ بن عمرو (۱۹) معاویہ بن عمرو الدئلی (۲۰) معاویہ بن قرمل (۲۱) معاویہ بن محسن (۲۲) معاویہ بن مرداس (۲۳) معاویہ بن معاویہ (۲۴) معاویہ بن المغیرۃ (۲۵) معاویہ بن مقرن (۲۶) معاویہ بن نفیع (۲۷) معاویہ بن الثقفی (۲۸) معاویہ بن العذری (۲۹) معاویہ اللیثی (۳۰) معاویہ الہندلی (۳۱) معاویہ والد نوفل۔

الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ صفحہ ۱۱۵